یہ دیوبندی مماتی گروپ کی کتاب ہے جس میں دیوبندی
حیاتی گروپ کو اکابر علماء دیوبند کا باغی ثابت کیا گیا ہے۔

اکابر کا باغی کون؟

DEOBANDI

حصہ اول

دیوبندی حیاتی اپنے اکابر کے باغی

مؤلف

ترجمان مسلک علمائے دیوبند

سرمایہ اہلسنت، فاتح فرق باطلہ، مناظر اسلام

علامہ خضر حیات بھکروی مدظلہ العالی

DEOBANDI MOMATI MOLVI

اسلاف نے بتایا ہے۔ قرآن کریم کی آیت کا مفہوم وہ ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ قرآن کریم کی آیات کا خود ساختہ مفہوم بیان کرنے والے دور جدید کے معتزلہ سے بچیں۔

(خوشبووالاعقیدہ ص:۲۹)

ناظرین کرام!!

اگر کسی طرح بدگمانی کو راہ نہ دی جائے تو تصویر کے اس پہلے رخ پر مذکورہ بالا بزرگوں کی جو عبارتیں نقل کی گئی ہیں، انہیں پڑھنے کے بعد ایک خالی الذہن آدمی قطعاً اس غلط فہمی کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ کہ ان حضرات کے نزدیک ہدایت وایمان کا اصل معیار اکابر دیوبند ہی ہیں۔ اور اکابر کے ساتھ کسی بھی تحقیق میں اختلاف رکھنے والا گمراہ، معتزلہ، خارجی، زندیق، اہلسنت سے خارج، اور دیوبندیت سے فارغ ہے۔

لیکن ہائے افسوس۔۔۔!!

میں کن لفظوں میں اس سربستہ راز کو بے نقاب کروں کہ اس خاموش پردے کے نیچے ایک نہایت خوف ناک طوفان چھپا ہوا ہے۔ تصویر کے اس رخ کی دلکشی اور فریب صرف اس وقت تک باقی ہے، جب تک دوسرا رخ نظروں سے پوشیدہ ہے۔

یقین سے کہتا ہوں کہ تصویر کا دوسرا رخ سامنے آنے کے بعد اتباع اکابر کا ایک آن میں بھرم کھل جائے گا۔ قبل اس سے کہ اصل حقیقت سے پردہ ہٹاؤں، قارئین کرام سے انصاف کی اپیل کرتے ہوئے پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔ کہ بالفرض۔ اگر آپ کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ اتباع اکابر کے اتنی گرم جوشیوں سے پر فریب دعویٰ کرنے والے بیسیوں مسائل میں نہ صرف اکابر کی تحقیق کو ٹھکراتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اکابر کی تحمیق وتفسیق اور تکفیر تک سے گریز نہیں کرتے، تو آپ کی ذہنی واردات کیا ہوگی؟ کیا اس صورت حال کو آپ مذہبی تاریخ کا سب سے بڑا فریب، دھوکہ، اور فراڈ نہیں قرار دیں گے؟

اور اس سنسنی خیز انکشاف کے بعد آپ کے ذہن میں ان حضرات کا جو تصور آئے گا کیا وہ راہ گزر کے ان ٹھگوں سے کچھ مختلف ہوگا، جو آنکھوں میں دھول جھونک کر

مسافروں کو لوٹ لیا کرتے ہیں۔

اگر فکر آخرت کو مدنظر رکھ کر آپ نے انصاف سے کام لیا تو سن لیجئے۔۔۔ جو صورت ابھی آپ نے فرض کی تھی وہ مفروضہ ہی نہیں،، بلکہ ایک ٹھوس حقیقت اور امر واقعہ ہی ہے۔

اگر ہماری گزارش پر اعتماد نہ کرسکیں تو پورے تحمل کے ساتھ 'اکابر سے بغاوت' کے مناظر اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{تصویر کا دوسرا رخ}

بغاوت نمبر 1

دیوبندیوں کا اپنے ﴿اکابر پر یہودیوں اور خارجیوں سے بدتر ہونے کا الزام﴾

علماء بریلویہ کہتے تھے کہ قرآن کریم کی جن آیات میں غیر اللہ کی پکار سے منع کیا گیا ہے اور غیر اللہ سے دعا پکار سننے کی نفی کی گئی ہے۔ ان آیات سے مراد صرف اور صرف بت ہیں۔ کیونکہ ان آیات میں لفظ "من دون اللہ" وارد ہوا ہے۔ اور "من دون اللہ" سے مراد صرف بت ہیں۔ ایسی آیات حضرات انبیاء کرامؑ اور اولیاء کرامؒ پر چسپاں کرنا انبیاء کرامؑ اور اولیاء کرامؒ کی کھلی توہین اور گستاخی ہے۔ علماء دیوبند لفظ "من دون اللہ" کا مفہوم عام لے کر "من دون اللہ" کا مصداق انبیاء کرامؑ وغیرہ کو قرار دے

کر بتوں والی آیات اہل اللہ پر چسپاں کر کے بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں۔(معاذ اللہ)

☆ چنانچہ بریلوی مناظر شیخ اشرف سیالوی صاحب، شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی کتاب "گلدستہ توحید" کے رد میں لکھتے ہیں:۔

یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ "من دون اللہ" اور ہیں اور نبی اللہ، رسول اللہ، اور ولی اللہ اور ہیں اور من اللہ، الی اللہ اور ہیں، دوری اور بعد کے موجب اصنام اور حجاب اور محرومی کے موجب اوثان پر اللہ تعالیٰ کے تقرب اور وصل کے وسائل اور ذرائع کو قیاس کرنا سراسر محرومی اور بدنصیبی ہے، بے دینی والحاد اور منصب نبوت ورسالت کی توہین وتحقیر ہے۔

(گلشن توحید ورسالت [مجموعہ شرک وضلالت]
مصنفہ: محمد اشرف سیالوی ص:۱۶۳، ج:۲)

☆ بریلوی مولوی شفیع اوکاڑوی اکابر علماء دیوبند پر برستے ہوئے لکھتا ہے:۔

اصل میں من دون اللہ کو نہ سمجھنا ہی ان کی بے ادبی اور بدنصیبی کا باعث ہوا ہے گویا "من دون اللہ" ان کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ "من دون اللہ" سے مراد بت ہیں اور کفار ومشرکین بتوں کی عبادت کرتے تھے اور کرتے ہیں...... ثابت ہوا کہ "من دون اللہ" سے مراد بت ہیں، نبی، ولی یا فرشتے نہیں...... الخ

(تعارف علماء دیوبند، ص:۱۱۴)

تنبیہ:

یاد رہے یہ وہی شفیع بریلوی ہے جس کے ساتھ کئی بزرگوں نے اتحاد کرنے کی بھرپور کوششیں کیں اور اعلان کیا کہ ہمارا بریلویوں کے ساتھ عقائد میں کوئی اختلاف نہیں اور بریلویوں کا کوئی ایسا عقیدہ نہیں، جس پر ان کی تفسیق یا تضلیل کی جاسکے۔ جیسا کہ ابتدائیہ میں گزر چکا ہے۔

عبارات بالا سے واضح ہو گیا کہ بریلویہ کے نزدیک لفظ "من دون اللہ" سے حضرات انبیاء کرام اور اولیاء کرام مراد لینا کھلی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

ان آیات میں جس طرح بریلویوں کے عقیدہ غیر اللہ کی پکار کا رد ہے۔ اسی طرح اتحادی غالیوں کے عقیدہ سماع کا بھی رد ہے۔ اس لیے اتحادی غالی، بریلویوں کے ساتھ اتحاد کرتے ہوئے اور انہی کی بولی بولتے ہوئے ان آیات مبارکہ کو نہ صرف بتوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ بلکہ ان آیات کے عموم میں حضرات انبیاء کرام اور اولیاء کرام وغیرہ کو شامل کرنے کو یہودیوں اور خارجیوں سے بدتر جرم قرار دیتے ہیں۔

اتحادی زبدۃ المحدثین، ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی صاحب آیت (وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ سورۃ النحل آیت ۲۰-۲۱)

ترجمہ:۔ "اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں، مردے ہیں جن میں جان نہیں اور نہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے" کی تحریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس آیت کا قبر کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے یہ تو بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے آپ اس کو قبروں پر فٹ کر رہے ہیں جو یہودیوں کا کام تھا۔

(فتوحات صفدر ج:۳ ص:۳۵۸)

☆ یہی اکاڑوی دیوبندی صاحب موصوف فرماتے ہیں:

بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کرنے کا کام عبداللہ زبعری نے کیا..... اگرچہ اس نے کوئی جماعت بنا کر اس کا نام جمعیت اشاعت التوحید والسنہ یا کیپٹن عثمانی کی طرح حزب اللہ نہیں رکھا' لیکن یہ اصول جمعیت اشاعت التوحید والسنہ اور کیپٹن عثمانی کو وہی دے کر گیا ہے کہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کرنی ہیں۔
(مجموعہ خرافات وملفوظات اوکاڑوی الموسوم بہ تسکین الاذکیاء مرتبہ محمود عالم ص:۷۸)

نوٹ:۔ تسکین الاذکیاء اوکاڑوی دیوبندی صاحب کے ان بیانات وملفوظات کا مجموعہ ہے، جو انہوں نے مختلف مدارس میں طلباء کو پڑھائے ہیں اور ان کے برادر زادے محمود عالم نے انہی ریکارڈ شدہ بیانات کو تسکین الاذکیاء کی صورت میں شائع کیا ہے، جیسا کہ تسکین الاذکیاء کے شروع میں محمود عالم نے اس بات کی وضاحت کی ہے، اس لئے تسکین الاذکیاء نامی کتاب دراصل اکاڑوی صاحب کے ہی صدری نکات کا مجموعہ ہے۔

☆ اکاڑوی دیوبندی موصوف فرماتے ہیں:

خوارج سے بھی بدتر یہ مماتی ہیں' کہ وہ تو کافروں والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرتے تھے' یہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کر دیتے ہیں' یہ ان سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ (ایضاً ص:۷۵)

☆ ماسٹر محمد امین دیوبندی صاحب کے تربیت یافتہ مولوی اسماعیل محمدی دیوبندی کے مصدقہ رسالہ "تعویذ المسلمین" میں۔۔۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ

قِطْمِيْرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (الفاطر ۱۳۔۱۴)

ترجمہ:۔ اور جن کو تم پکارتے ہو، اس کے سوائے۔ وہ مالک نہیں کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے۔ اگر تم ان کو پکارو۔ نہیں سن سکتے تمہاری پکار کو۔ اور اگر سنیں، پہنچ نہیں سکیں گے تمہارے کام کو۔ اور قیامت کے دن منکر ہونگے تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتلائے گا تجھ کو جیسا بتلائے خبر رکھنے والا۔

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُوْنَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ أَعْدَاءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِيْنَ ۝
(احقاف ۵-۶)

ترجمہ:۔
اور اس سے زیادہ گمراہ کون جو پکارے اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ پہنچے اس کی پکار کو قیامت کے دن تک۔ اور ان کو ان کے پکارنے کی خبر ہی نہیں۔ اور جب لوگ جمع ہوں گے۔ وہ ہوں گے ان کے دشمن۔ اور ان کے پوجنے سے منکر۔

وغیرھا آیات کے متعلق یہی دعویٰ کرتے ہیں، کہ ان سے مراد بت ہی ہیں۔

خلاصہ عبارات بغاة [1]

اتحادیوں غالیوں کی عبارات سے درج ذیل امور واضح ہوئے:۔

نمبر:1

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ وَّمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (النحل ۲۰-۲۱)

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (الفاطر ۱۳-۱۴)

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غَافِلُوْنَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ أَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِيْنَ ۝

(احقاف ۵-۶)

وغیرھا جیسی آیات جن میں "من دون اللہ" کی پکار سے منع کیا گیا ہے۔ اور ان کے سماع وغیرہ کی نفی کی گئی ہے۔ اس سے مراد صرف بت ہیں۔

نمبر 2۔ ان آیات بینات کو انبیاء کرامؑ اور اولیاءؒ وغیرہ پر چسپاں کرنا یہودیوں کا کام

[1] باغی کی جمع ہے بغاة۔

[...] مشرکین کے سردار عبداللہ زبعری کا بنایا ہوا اصول اور خوارج سے بدتر ہونے کے [...] ہے۔

تحقیق اکابر

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے سورہ النحل کی آیت کریمہ ۲۰،۲۱ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ وَّمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ [...] پیدا کیے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں جن میں جان نہیں اور نہیں جانتے کب اٹھائے [...] گے" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

> سب مردے بے جان ہیں خواہ دواماً مثلاً بت یا فی الحال جو بزرگ مر چکے ہیں اور ان کی پوجا کی جاتی ہے یا انجام و مآل کے اعتبار سے مردہ ہیں مثلاً حضرت عیسیٰؑ، روح القدس اور ملائکہ جن کی بعض فرقے پرستش کرتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ سورہ النحل کی آیت کریمہ ۲۰،۲۱ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ وَّمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

> اور وہ معبودین مردے بے جان ہیں خواہ دواماً جیسے بت یا فی الحال جیسے جو مر چکے یا فی المآل جو مریں گے مثلاً فرشتے اور جن اور عیسیٰؑ وغیرھم ...... زندہ رہنے والے نہیں۔ (بیان القرآن ج:۲ ص:۳۲۶)

☆ حضرت تھانویؒ کے خلیفہ ارشد علامہ عبد الماجد دریا آبادی
{أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ} کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
{أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ} یہ صفت کسی نہ کسی معنی میں سارے معبودانِ باطل میں مشترک پائی جاتی ہے، مورتیوں کا بے جان ہونا ظاہر ہی ہے، باقی جن بزرگوں کی پرستش کی جاتی ہے، وہ بھی یا تو وفات پائے ہوئے ہوتے ہیں، یا عنقریب وفات پانے والے ہیں......
(تفسیر ماجدی ص:۵۵۱)

☆ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ
{أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ} کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔
اور جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں، وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، اور وہ خود ہی مخلوق ہیں، اور اوپر قاعدہ کلیہ ثابت ہو چکا ہے کہ غیر خالق اور خالق مساوی نہیں، پس یہ معبودین کیسے مستحق عبادت ہو سکتے ہیں، اور وہ معبودین مردے بے جان ہیں، خواہ دواماً جیسے بت، یا فی الحال جیسے وہ لوگ جو مر چکے ہیں، یا فی المآل جو مریں گے، مثلاً جن اور عیسیٰ وغیرہم زندہ رہنے والے نہیں، پس خالق تو کیا ہوتے اور ان معبودین کو اتنی بھی خبر نہیں کہ قیامت میں مردے کب اٹھائے جائیں گے۔ (معارف القرآن ج:۵ ص:۳۲۸)

☆ سحبان الہند علامہ احمد سعید دہلویؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔
اور یہ منکر اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں۔
اور جن کو پکارا کرتے ہیں وہ کوئی چیز نہیں پیدا کر سکتے۔

اور وہ کسی کو پیدا تو کیا کریں گے۔ وہ تو خود مخلوق اور پیدا شدہ ہیں۔ یعنی وہ تو خود اپنے وجود میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ کسی اور کو وجود کیا خاک بخشیں گے۔ وہ مردے ہیں بے جان۔ زندہ نہیں ہیں اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ اور مردے کب اٹھائے جائیں گے، حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں "شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے ہوئے بزرگوں کو پوجتے ہیں"۔ (کشف الرحمٰن ص:۱۵۱۰)

☆ علامہ سحبان الہندؒ {إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَ كُمْ} کی تفسیر فرماتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:
رہا صاحب ارواح تو ان کا سننا بھی بغیر اذن خداوندی کے متحقق نہیں۔ (تفسیر کشف الرحمٰن)

فائدہ:۔
سحبان الہندؒ کی اس تفسیر کی مندرجہ ذیل حضرات نے تصدیق فرمائی ہے:
(۱) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ
(۲) حضرت مولانا سید عبد الحمید دہلوی صاحبؒ
(۳) مفتی سید مہدی حسنؒ مفتی دار العلوم دیوبند
(۴) مولانا عبد الوہاب صاحبؒ صدر آل انڈیا اہلحدیث
(۵) حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دار العلوم دیوبند
(۶) حضرت مولانا قاری محمد ادریس صاحبؒ دہلوی
(۷) حضرت مولانا فخر الدین صاحبؒ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند
(۸) حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریا صاحبؒ
(۹) مفتی محمد بن حافظ صالحؒ رنگون

(۱۰) حضرت مولانا عبدالصمد صاحبؒ نائب امیر شریعت

(۱۱) شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیو بند۔

☆ علامہ ابو سعود حنفی {وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللهِ... الآية} کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قد جُوّزان یراد بهم کلّ من یعبد من دون الله من الملائكة والجنّ وغیرهم ...... یعنی تحقیق درست ہے کہ ان معبودین سے مراد تمام وہ ہستیاں لی جائیں جن کی لوگوں نے پکاریں کی ہیں فرشتے، جن، انسان وغیرہ......

(تفسیر ابو سعود ج:۵ ص:۲۳)

☆ صوفی عبدالحمید سواتی صاحب {وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جن کو پکارا جا رہا ہے وہ جن، فرشتے یا انسانوں میں سے انبیاء، اولیاء یا شہداء ہوں۔ یہ لوگ تو اپنی طبعی عمر پوری کر کے اللہ کے ہاں بہشتوں میں پہنچ چکے ہیں اب اگر کوئی دنیا میں کھڑا ہو کر پکارتا ہے تو وہ اتنی دور سے اس کی پکار کیسے سن لیں گے۔

(معالم العرفان فی دروس القرآن ج:۱۶ ص:۷۸۹)

☆ حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

{وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن

دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝

(احقاف -۶۵)}

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خواہ انبیاء باشند یا اولیاء۔۔محض بے خبر انداز دعاء داعیان۔ یعنی اللہ کے سوا جن کو مشرکین پکارتے ہیں خواہ وہ انبیاء کرامؑ ہوں یا اولیاءؒ۔ پکارنے والوں کی پکاروں سے بالکل بے خبر ہیں۔(البلاغ المبین مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

☆ ابو محمد علامہ عبدالحق حقانیؒ {وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝} الفاطر آیت ۱۳۔۱۴ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اور ممکن ہے کہ اس جملہ میں ملائکہ اور جن، شیاطین اور انبیاءؑ مراد ہوں...... کہ ان کو لوگ دنیا میں پوجتے اور پکارتے ہیں۔

(تفسیر حقانی ج:۴ ص:۶۹)

☆ شارح ہدایہ علامہ امیر علی ملیح آبادیؒ

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝

(احقاف -۶۵)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

زندوں کو مردوں سے بات کرنے کی کوئی قوت نہیں اور نہ ان کے پکارنے کی ان کو خبر ہے ہاں اگر اللہ چاہے تو سنا دے اس کی قدرت ہے اسی واسطے امام

الفقہاء ابو حنیفہؒ نے قرآن و حدیث سے سمجھ کر نکالا کہ جو
کوئی مر جاتا ہے اگر زندہ اس کو اپنی بات سنانا چاہے
تو وہ نہیں سن سکتا۔

(تفسیر مواہب الرحمٰن تحت آیت مذکورہ)

☆: علامہ محمد مکی حجازی صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں:۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام پاک یعنی قرآن سے ہی
پوچھ لیتے ہیں کہ کیا انبیاء، اولیاءؒ یا ان کے علاوہ کوئی کسی
کی پکار کو سنتا ہے کہ نہیں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے، {وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝

(احقاف ۵۔۶)

اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی پکار کو قبول نہ کر سکے اور ان کو ان مشرکوں کے پکارنے کی بالکل خبر بھی نہ ہو۔

دوسری جگہ پر ارشاد باری ہے:

{وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ط فَإِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝ الفاطر ۱۳-۱۴

اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار سن ہی نہیں سکتے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری پکار پر نہ پہنچ سکیں اور قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک کرنے کی مخالفت اور انکار کریں گے۔ اور اے مخاطب! خدائے خبیر کی طرح کوئی دوسرا نہیں بتا سکے گا۔

تو آیات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ کے سوا کسی غیر کو نبی، ولی کو پکارتے ہیں ان کی پکار کو وہ نہیں سنتے، اگر سنیں بھی تو ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے انہیں کہا تھا کہ ہماری عبادت کیا کرو؟ ہمیں مصیبت کے وقت پکارا کرو؟ تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے پاک ہے تیری ذات جو جاننے والی اور حکمت والی ہے۔ اب جو لوگ انبیاء کرامؑ، اولیاء عظامؒ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں قرآن کی روشنی میں ان کے مکڑی کی طرح خوبصورت لیکن کمزور گھروندے ٹوٹ کر بکھر گئے، جو ریت کے گھروندوں کی طرح شرک و بدعت کے محل تعمیر کرتے ہیں۔ حق کی تند و تیز ہوا سے ریزہ ریزہ ہو گئے کیونکہ جاء الحق و زھق الباطل۔ (دروس حرم ص:۲۰۷)

☆ علامہ دوست محمد قریشیؒ نے آیت (وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا.. الآية. إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ... الآية. أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ... الآية) وغیرہ سے استدلال کرنے کے بعد اہل بدعت کے اس شبہ کو رد کرتے ہوئے انتہائی نفیس بحث فرمائی ہے۔ دیکھیں براہین اہل سنت ص:۲۳۵، وغیرہ،

من دون اللہ سے مراد مولوی اور پیر، من دون اللہ کا اطلاق عیسیٰؑ پر، عباد پر من دون اللہ کا اطلاق، کی سرخیاں جمانے کے بعد۔۔۔

قریشی صاحبؒ خلاصہ لکھتے ہیں:۔

قیامت کے دن پروردگار عالم حضرت عیسیٰؑ سے اسی
طرح خطاب فرمائیں گے، دیکھئے یہاں بھی من دون
اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اہل بدعت کا
یہ کہنا "من دون اللہ" سے مراد بت ہیں، سفید جھوٹ
ہے۔ (براہین اہل سنت ص:۲۳۷)

☆ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری ایسے حضرات جو "من دون اللہ" کو بتوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بعض ضال و مضل یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ "من دون اللہ" سے مراد صرف بت ہیں یا درخت، جانور وغیرہ غیر ذوی العقول۔ اولیاء اللہ، حضرات انبیاءؑ، اللہ کے مقبول و مقرب بندے من دون اللہ کا فرد نہیں۔ لہٰذا ذیل میں وہ آیات قرآنیہ پیش کی جاتی ہیں جن میں "من دون اللہ" "من دونہ" اطلاق و استعمال صرف عباد اللہ الصالحین پر ہو رہا ہے، یہاں "من دون اللہ" سے مراد بت وغیرہ غیر ذوالعقول ہو ہی نہیں سکتے۔ حضرات انبیاء و اولیاء کرامؒ یا ملائکۃ اللہ ہی مراد ہیں۔

(توحید و شرک کی حقیقت ص:۱۴۳)

☆ سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ انبیاء کی ایک آیت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

من دونہ، "من دون اللہ" کا اطلاق انہی "عباد مکرمون" پر ہو رہا ہے جو ملائکہ مقربین یا انبیاء معصومینؑ۔۔۔ (توحید و شرک کی حقیقت ص:۱۴۴)

☆ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ... ہمارے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے کہ بے شک ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔ آیت مبارکہ ذکر کرنے کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

تو قیامت کے دن یہ تقریر اور مشرکین کی عبادت سے اپنی برآت و بے خبری کا اعلان۔۔ چونے، مٹی اور پتھر کے بت تھوڑا کریں گے، ظاہر ہے کہ یہ ذی روح حضرات انبیاءؑ و اولیاءؒ یا ملائکہ کا خطاب ہے۔

(توحید و شرک کی حقیقت ص:۱۴۵)

☆ سید نور الحسن شاہ صاحب وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۔۔ (النحل آیت:۸۵) اور قیامت کے دن جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے، تو کہیں گے کہ ہمارے پروردگار! یہ ہیں ہمارے وہ شریک کہ جنہیں آپ کے سوا ہم پکارتے تھے، پس وہ شرکاء ان مشرکین سے کہیں گے کہ تحقیق تم جھوٹے ہو،،، لکھنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں:۔

تو یہ اپنی عبادت کرنے والے مشرکین سے مناظرہ بت کریں گے؟ یہ بدیہی بات ہے کہ مشرکین کی عبادت کا انکار ذوی العقول ہی کریں گے اور انہیں کاذب اور جھوٹا ذی ارواح حضرات انبیاء، صلحاء ہی فرمائیں گے۔ (توحید و شرک کی حقیقت ص:۱۴۶)

☆ حضرت مولانا نور الحسن شاہ صاحبؒ {وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ۝ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝... الفاطر آیت ۱۳-۱۴} اور تم اس (اللہ) کے سوا جن کو پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے، اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار (اول تو) سنیں گے نہیں، اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری دعاء قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کرنے کا انکار کریں گے اور تجھ کو خدائے خبیر کی طرح کوئی نہیں جتلائے گا،،،، پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

تو یہ قیامت کے دن مشرکین کے شرک اور ان کی عبادت کا انکار پتھر، مٹی وغیرہ کے بت کریں گے؟ ظاہر ہے کہ یہ ذوی العقول، ذی روح حضرات انبیاء کرامؑ و صالحین" کا ذکر ہے۔

☆ سید نور الحسن شاہ صاحب آیت {وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ

مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝

اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کے سوا اس کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کو جواب نہ دے اور وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں اور جب سب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہونگے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے،،،، لکھنے کے بعد نتیجہ ذکر کرتے ہیں:۔

تو یہ قیامت کے دن پتھر وغیرہ کے بت تھوڑا ان کی عبادت سے اپنی برأت کا اظہار کریں گے اور اپنے ان عبادت کرنے والوں کے دشمن یہ شجر و حجر یا شمس و قمر اور ستارے تھوڑے ہو جائیں گے۔ یہ کام تو بہر حال انسانوں کا ہے، یہ انبیاء کرام و صلحاءؒ ہوں گے جو مشرکین کی شرکیہ بدکرداریوں سے اپنی برأت ظاہر کر کے گویا ان کے دشمن ہوگئے۔

(توحید و شرک کی حقیقت ص:۱۴۶)

سید نورالحسن شاہ صاحب پوری بحث کا خلاصہ تحریر فرماتے ہیں:

یہ کتاب اللہ کی بائیس نصوص ہیں۔ قرآن پاک کے ان تمام نصوص صریحہ کے بعد بھی یہ ممکن ہے کہ غیر اللہ اور ''من دون اللہ'' سے مراد صرف بت وغیرہ مراد ہوں۔ اور حضرات انبیاء کرامؑ، اولیاء اللہ ان سے مستثنٰی ہوں۔ اور ان کی عبادت جائز ہو ہرگز نہیں۔

(توحید و شرک کی حقیقت ص:۱۴۹)

دیوبندی

{صفدری فیصلہ}

شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب فرماتے ہیں۔

قارئین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ من دون اللہ یا من دونہ وغیرہ کے عمومی الفاظ کو کس طرح ان کلمہ گو مشرکین نے صرف بتوں میں بند کر دیا ہے اور کس طرح حضرات انبیاء کرامؑ و اولیاء عظامؒ کی پوجا پاٹ کا چور دروازہ اپنے پیروکاروں کے لئے کھلا چھوڑا ہے اور دہائی یہ دیتے ہیں اے مسلمانو ان آیات کو انبیاء کرامؑ، اولیاءؒ پر نہ چپکاؤ۔ کیا مؤلف مذکور کو اپنے بڑوں کی یہ تحریف قرآنی نظر نہیں آئی اور کیا ان کا افتراء علی اللہ اور تلبیس نگاہوں سے نہیں گزری۔ بقول آپ کے ایسے آبرو باختہ مسلک کا کیا حال ہوگا۔

(اتمام البرہان ص:۵۵۲،
مصنفہ مولانا سرفراز خان صفدر صاحب)

{لطیفہ}

علامہ دوست محمد قریشی صاحبؒ کے نزدیک
من دون اللہ کا اطلاق انبیاءؑ، اولیاءؒ پر درست نہ سمجھنے والا ''بدعتی''۔۔۔
سید نورالحسن شاہ صاحب کے نزدیک ''ضال مضل''۔۔۔
اور مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کے نزدیک کلمہ گو مشرک اور محرف قرآن
۔۔۔۔ گویا اتحادی اکابر کے اجماع سے اتحادی زبدۃ المحدثین اور اس کے حضرات ۔۔۔ان،،،، بدعتی، ضال مضل، کلمہ گو مشرک اور محرف قرآن ہیں۔

{حاصل بحث}

ماسٹر محمد امین صفدر اوکاڑوی (دیوبندی) صاحب اور ان کے گروہ کے نزدیک (وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا الآیۃ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ الآیۃ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ الآیۃ) وغیرہ آیات بتوں کے ساتھ خاص ہیں۔ ان کو انبیاء کرام، اولیاء کرام اور اہل قبور مراد لینا یہودیوں کا کام ہے اور خوارج سے بدتر ہونا ہے۔ جب کہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، علامہ عبد الماجد دریا آبادی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، علامہ ابو سعود حنفی، علامہ عبد الحق حقانی، علامہ دوست محمد قریشی، مولانا محمد علی جالندھری صاحب وغیرہ ان آیات کو انبیاء و اولیاء پر بھی چسپاں کرتے ہیں۔

جس تصویر کا "پہلا رخ" کتاب کے ابتدائی حصہ میں آپ کی نظر سے گزر چکا ہے، یہ اس کا "دوسرا رخ" ہے۔

اب چند لمحات ذرا خالی الذہن ہو کر تصویر کے دونوں رخوں کا موازنہ کیجئے اور انصاف و دیانت کے ساتھ فیصلہ کیجئے کہ تصویر کے پہلے رخ میں جس زور سے تابعداری کا دعویٰ کیا گیا تھا۔

اب خود ہی تمام اکابرین کو یہودی اور خوارج سے بدتر ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ تو اب کس منہ سے اپنے آپ کو اکابر کا وفادار اور دوسروں کو اکابرین چھوڑنے والا کہہ سکتے ہیں؟

کیا ان حالات میں ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں ہو جاتی کہ یہ حضرات اتباع اکابر کے نام پر تمام اکابرین کی تکفیر کرتے ہیں۔

میں یقین سے کہتا ہوں۔ مذہبی انحراف کی ایسی شرمناک مثال کسی فرقے کی تاریخ میں شاید نہ مل سکے۔

دیوبندی اپنے اکبرین ہی کی تکفیر کر بیٹھے مبارک ہو دیوبندیوں

{مذہبی خودکشی کی شرمناک مثال}

مولانا سید نور الحسن صاحب بخاری ان آیات کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے والوں کو مضل قرار دیتے ہیں (دیکھیں شاہ صاحب کی عبارت نمبر ۱) علامہ دوست محمد قریشی صاحب اہل بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور مولانا سرفراز خاں صفدر ایسے لوگوں کو ملحد، محرف اور مفتری قرار دیتے ہیں، جیسا کہ عبارات بالا سے واضح ہے۔ ماسٹر صاحب اور ان کے گروہ کے نزدیک یہ آیات بتوں کے ساتھ خاص ہیں اور اتحادی گروہ ان کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنے کو یہودیوں کا کام اور خوارج سے بدتر ہونا قرار دیتے ہیں۔

تو اب انصاف کیجئے۔ اتحادی (دیوبندی) اکابر کے نزدیک تمام اتحادی بدعتی، گمراہ، مفتری اور ملحد و مشرک ہیں۔ اور اتحادیوں کے نزدیک اتحادی اکابر یہودیوں اور خارجیوں سے بدتر ہیں۔ مذہبی خودکشی کی ایسی شرمناک مثال کہیں بھی دستیاب نہیں۔

{بغاوت نمبر 2}

{اکابر دیوبند پر مرزائیت اور جاہلیت کا الزام}

اتحادی غالیوں کے زبدۃ المحدثین ماسٹر محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب موت کے معنی پر تحقیق جدید پیش فرماتے ہوئے تمہیداً فرماتے ہیں:۔

جس طرح مرزائیوں نے معنی تبدیل کیا اسی طرح یہ
منکرین حیات انبیاء بھی پانچ لفظوں کے معنی بدل چکے
ہیں (۱) موت کا معنی (۲) حیات کا معنی (۳)
برزخ کا معنی (۴) قبر کا معنی (۵) روحانی کا معنی۔

صفوان (۱۴) بشر بن محمد السختیانی (۱۵) شعیب بن اسحٰق بن عبدالرحمٰن۔

(۱۸) بخاری میں ناصبی رواۃ کی تفصیل:۔

(۱) اسحٰق بن سوید العدوی (۲) حریز بن عثمان (۳) حصین بن نمیر ابو
(۴) قیس بن ابی حازم (۵) اسماعیل بن ابان (۶) جریر بن عبدالحمید (۷) خالد
مخلد قطوانی (۸) سعید بن فیروز (۹) سعید بن عمرو (۱۰) عباد بن یعقوب ا...
(۱۱) بہز بن اسد (۱۲) عبدالملک بن اعین (۱۳) عبیداللہ بن موسیٰ العبسی (۱۴) عو...
بن ابی جمیلۃ۔

(۱۹) بخاری میں قدری رواۃ کی تفصیل:۔

(۱) ثور بن یزید الحمصی (۲) حسان بن عطیہ محاربی (۳) حسن بن ذکو...
قدری (۴) زکریا بن اسحٰق (۵) شبل بن عباد المکی (۶) شریک بن عبداللہ بن ابی ...
(۷) عبداللہ بن ابی لبید المدنی (۸) عبداللہ بن ابی نجیح (۹) عبدالاعلیٰ بن عبد...
(۱۰) عبدالرحمٰن بن اسحٰق بن الحارث (۱۱) عبدالوارث بن سعید التنوری (۱۲) ...
بن ابی میمونہ (۱۳) عمر بن ابی زائدہ (۱۴) عمران بن مسلم القصیر (۱۵) عمیر بن ...
عنسی (۱۶) کہمس بن المنہال (۱۷) محمد بن سواء العنبری (۱۸) ہارون بن موسیٰ ا...
(۱۹) ہشام بن ابی عبداللہ (۲۰) یحییٰ بن حمزہ الحضرمی (۲۱) ہمام بن یحییٰ (۲۲) ...
بن ہشام الدستوائی

(۲۰) بخاری میں خارجی رواۃ کی تفصیل:۔

(۱) عکرمہ مولیٰ ابن عباس (۲) عمران بن حطان (۳) داؤد بن الحصین

(۲۱) بخاری میں جہمیہ رواۃ کی تفصیل:۔

(۱) بشر بن السری البصری (۲) نصر بن خلیفہ القرشی المخزومی (۳) یحییٰ بن
صالح الوحاظی۔ (قطرات العطر)

{ضمیمہ}

﴿افکارِ پریشاں﴾

حضرات گرامی!!

اب تک آپ نے اتحادی حضرات کی اکابر سے وفاداری کے عبرتناک نمونے ملاحظہ فرمائے ہیں۔ اب ہم چند نمونے ان کی آپس کی خانہ جنگی کے پیش کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل آپ کو کتاب کے حصہ ثانی میں ملے گی۔

{کیفیت موت اور خانہ جنگی}

حضرت انبیاء کرام کی موت بھی افراد بشر کی طرح خروج روح کے ساتھ ہوتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اتحادیوں کے چار نظریات ملاحظہ فرمائیں۔

{کیفیت موت کے بارے میں پہلا نظریہ}

☆ آب حیات میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حضرت انبیاء کرام کی روح مبارک کا ابدان طاہرہ سے خروج نہیں ہوتا۔ چنانچہ مولانا غلام غوث ہزاروی فرماتے ہیں:

"مگر انبیاء کی موت کے بارے میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ارشاد فرماتے ہیں کہ حیات انبیاء کی ذاتی صفت ہے اور اوروں کی عارضی۔ اس لیے پیغمبروں سے حیات کا انقطاع نہیں ہوتا اور نہ روح نکلتی ہے۔ بلکہ جسم سے سمٹ کر دل میں مرکوز ہو جاتی ہے"۔ (تسکین الصدور ص: ۲۱۳)

{شکوری دعویٰ اجماع}

دیوبندی

اتحادی گروہ کے فقیہ العصر مفتی عبدالشکور ترمذی فرماتے ہیں کہ آپ کے اس نظریہ پر تمام علماء دیوبند کا اجماع ہے، جو شخص اس نظریہ کو حضرت نانوتوی کا تفرد بتلاتا ہے اس کے پاس اس بات کی کوئی سند یا دلیل موجود نہیں ہے۔

چنانچہ مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب ''المہند'' کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اس کے ساتھ دوسری بات اس عبارت سے یہ معلوم ہوئی کہ آب حیات میں مسئلہ حیات النبی ﷺ کو جس دقیق اور انوکھے طرز پر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے ان سب حضرات دستخط کنندگان نے بھی اسی طرز پر تسلیم فرمالیا ہے۔ گویا اسی وقت علماء دیوبند کا اجماع آب حیات کی تصدیق پر بھی منعقد ہو چکا تھا۔ اس وقت جو لوگ آب حیات کی تحقیق کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نور اللہ مرقدہ کا تفرد بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علماء دیوبند سے اس آب حیات کی تحقیق کے بارے میں اختلاف ہے وہ غور کریں اور بتلاویں کہ ان کے اس خیال کی آخر ان کے پاس کون سی سند ہے؟ آب حیات میں جس طرح سے حیات النبی ﷺ کا اثبات کیا گیا ہے اس کی تمام اکابر نے تصدیق فرمائی ہے۔ اس طرح مسلمہ اکابر دیوبند میں سے کس نے انکار کیا ہے؟

(ہدایۃ الحیران، مصنفہ مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب ص:۳۲۹)

{کیفیت موت کے بارے میں دوسرا نظریہ}

کیفیت موت میں دوسرا نظریہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر اور ان کے معترفین ومصدقین کا ہے جن میں حضرت مولانا فخر الدین شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، مفتی سید مہدی حسن صاحب مفتی اعظم دیوبند، قاری محمد طیب صاحب مہتمم دیوبند، مولانا حبیب الرحمن اعظمی صاحب، مولانا خیر محمد جالندھری صاحب، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا سید یوسف محمد بنوری، مولانا ظفر احمد عثمانی، مفتی جمیل احمد تھانوی، مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا عبدالخالق صاحب، مولانا خان محمد خانقاہ سراجیہ، مولانا سید گل بادشاہ، مولانا دوست محمد قریشی، مفتی احمد سعید سرگودھا، مولانا محمد نذیر اللہ خان، مولانا محمد غلام غوث ہزاروی وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ ان حضرات کا نظریہ اس مسئلہ میں اشاعت التوحید والسنۃ کی طرح یہی ہے کہ انبیاء، غیر انبیاء ہر فرد بشر پر موت بصورت خروج روح ہی واقع ہوتی ہے۔

چنانچہ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب فرماتے ہیں:۔

پہلی بات، موت کا مفہوم: عرف عام میں موت، جان نکل جانے کا نام ہے یعنی جب روح جسم سے نکل جاتی ہے تو اس کو موت کہتے ہیں۔ علماء نے معنی یہ کیا ہے کہ روح کا تعلق جسم سے منقطع ہو جائے، قرآن وحدیث کے نصوص واشارات سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کے وقت روح نکال جاتی ہے، آسمانوں کی طرف لے جائی جاتی ہے پھر اپنی مقررہ جگہ پر رکھی جاتی ہے۔ (تسکین الصدور ص:۲۱۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

جمہور علماء اسلام موت کا معنی انقطاع الروح عن البدن ہی کرتے ہیں۔

(تسکین الصدور ص:۲۱۶)

مزید فرماتے ہیں:۔

دلائل صریحہ سے ثابت ہے کہ موت کے وقت روح جسم سے نکالی جاتی ہے۔

(تسکین الصدور ص:۱۰۲)

عبرت:۔

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب فرماتے ہیں:

صاحب آب حیات کا نظریہ ہے کہ ارواح کا بدن سے خروج نہیں ہوتا ہے۔ اور ترمذی صاحب فرماتے ہیں:

آب حیات کی تحقیق پر تمام اکابر علماء دیوبند کا اجماع ہے۔

جبکہ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب

اور کے مصدقین کا اعلان یہ ہے:

کہ موت کا معنی ہی روح کا بدن سے نکل جانا ہے اور بوقت موت روح کا بدن سے نکلنا قرآن واحادیث کی نصوص اور دلائل صریحہ سے ثابت ہے۔

تو اب غور فرمائیں۔ اگر ترمذی صاحب کی بات درست مانیں تو سرفراز خان صاحب اپنے مصدقین سمیت اجماع کے منکر ہو کر اہل السنت سے نکل جاتے ہیں۔ اور اگر مولانا سرفراز صاحب اور ان کے مصدقین کی بات تسلیم کی جائے تو مولانا عبدالشکور ترمذی صاحب اور ان کے ہمنوا قرآن وسنت کی نصوص و دلائل صریحہ کے منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔

عجب مشکل میں پھنسا ہوں جو یہ ٹانکا تو وہ اجڑا، جو وہ ٹانکا تو یہ اجڑا

{کیفیت موت کے بارے میں تیسرا نظریہ}

کیفیت موت میں تیسرا نظریہ ماسٹر امین صاحب اور اس کے غالی اتحادی گروہ کا ہے۔ ماسٹر امین صاحب اور ان کا غالی اتحادی گروہ اس مسئلہ میں متذبذب و حیران اور سرگردان ہیں۔ کسی صورت میں بھی اپنا نظریہ ظاہر کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اس گروہ کے ذمہ دار حضرات سے بار بار عقیدہ اور نظریہ دریافت کیا لیکن انہوں نے تقیہ ہی میں عافیت سمجھی اور بحث کو مختلف طریقوں سے الجھانے کی کوشش کی، لیکن عقیدہ بتانے کے لئے کبھی بھی آمادہ نہ ہوئے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اتحادی گروہ کے موجد کا اپنا موقف تضادات کا مجموعہ ہے۔ بعض عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ ماسٹر امین صاحب اس مسئلہ میں مفتی عبدالشکور صاحب کے ساتھ ہیں اور بعض عبارات سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ماسٹر امین صاحب اس مسئلہ میں مولانا سرفراز خان صفدر صاحب وغیرہ کے ساتھ ہیں۔ ماسٹر امین صاحب

کی ساری زندگی کی تحقیقات وخرافات ان کے برادر زادے نے تسکین الاذکیاء کی صورت میں جمع کی ہیں۔

چنانچہ ماسٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

☆ موت نام ہے روح کے نکلنے کا۔ اب جب انبیاء کی روح موت کے وقت نکلی پھر جب سوال وجواب کے وقت لوٹائی گئی تو اب اس کو دوبارہ نہیں نکالا جاتا۔ پس اگر وہ نکلتی تو یہ دوسری موت ہوتی چونکہ آنحضرت ﷺ کی روح دوبارہ نہیں نکلی اس لئے دوسری موت واقع نہیں ہوئی۔ (تسکین الاذکیاء، ص:۲۲۴)

☆ اب یہاں پہلے ایک یہ بات بھی سمجھ لیں کہ سیدنا فاروق اعظمؓ نے یہ کیوں فرمایا: واللہ ما مات رسول اللہ کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے، حالانکہ اس سے پہلے حضرت عمرؓ نے اس شخص کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تھا کہ فوت ہو چکا ہو، فوت نہیں ہوا، لیکن حضور ﷺ کے بارہ میں فرمارہے تھے کہ فوت نہیں ہوا، کیونکہ فاروق اعظمؓ کی نظر آپ ﷺ کے قلب مبارک کی طرف تھی، ان کو قلب میں حیات کے آثار محسوس ہو رہے تھے، وہ کیسے آپ ﷺ کی حیات کا انکار کرتے عام لوگوں کی موت اور نبی کی موت میں فرق ہے جیسے عام لوگوں کی نیند اور نبی کی نیند میں فرق ہے، حضرت نانوتوی کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے جب موت طاری ہوئی تو حیات کہیں گئی نہیں، آپ ﷺ کی موت ساتر حیات تھی، اب موت ہے الخ (تسکین الاذکیاء ص:۲۲۲)

عبرت:۔

اوکاڑوی صاحب نے دو کشتیوں پر پاؤں رکھنے کی کوشش فرمائی ہے، اس لئے بری طرح ڈوبنے سے دوچار ہوئے ہیں۔ اوکاڑوی صاحب کی جن عبارات میں اخراج روح کا قول کرتے ہیں مولانا سرفراز صاحب کی تصدیق کی ہے ان عبارت کی رو سے ترمذی فتوی کے مطابق اوکاڑوی صاحب اجماع کے منکر ہو کر اہل سنت سے

خارج۔ اور اکاڑوی صاحب کی جن عبارات سے ترمذی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے، سرفراز خان صاحب اور ان کے مصدقین کی تحقیق کی رو سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔

گویا اکاڑوی صاحب کے اہل السنت سے خارج ہونے پر مولانا سرفراز صاحب اور ان کے مصدقین اور مولانا ترمذی اور ان کے ہمنوا سب "اہل حق" کا اجماع ہے۔

{کیفیت موت کے بارے میں چوتھا نظریہ}

کیفیت موت میں چوتھا نظریہ ڈاکٹر علامہ خالد محمود پی ایچ ڈی لندن کا ہے۔ علامہ صاحب چونکہ ڈاکٹر بھی ہیں۔ موصوف نے اپنی ڈاکٹری لائن سے خاصی نئی حیرت انگیز تحقیق دریافت فرمائی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک آپ ﷺ کی روح مبارک نکلی بھی ہے اور نہیں بھی نکلی۔ یعنی گوشت، خون، پٹھوں وغیرہ سے روح مبارک نکل گئی لیکن دل کے جو خلا ہوتے ہیں ان کے اندر رک گئی، جسم سے باہر نہیں نکلی۔

چنانچہ فرماتے ہیں:۔

خدائی وعدہ پورا ہوا اگر اب جل شانہ نے وعدہ وفات پورا کرنا تھا اور اس نے وعدہ پورا کیا تو آپ ﷺ کی روح مبارک اگر بدن سے نکل کر اگر نکل کر جسم کے اندر ہی جو حصے خالی ہوتے ہیں، مثلاً قلب دل ہے... دل کے اندر پورے کا پورا گوشت نہیں، پورا خون بھی نہیں، اس بدن کے اندر خلا بھی، تو اگر پورے بدن سے روح کا انفصال بھی ہو، مگر وہ بدن کے اسی حصے میں رہے اور قلب کے اس حصے کے اندر رہے جس میں خلا ہے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بدن سے نکلی اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نہیں نکلی۔

اگر ہو کہ بدن سے نکلی، باقی بدن سے اور اندر رہی اس خلا میں جو...

مذہب ہے تو جب اس قسم کے بہت احتمالات کی بہت گنجائش ہو سکتی ہے تو پھر مولانا محمد قاسم نے یہ جرم کیا کہ لوگ ان کے پیچھے پڑے رہے۔

(خطبات خالد ص:۲۰۷، ج:۱)

ڈاکٹر صاحب اپنی ذاتی تحقیق کی بناء پر ترمذی تحقیق کے منکر ہونے کی وجہ سے بقول ترمذی صاحب اجماع کے منکر ہو کر گمراہ اور اہل السنت سے خارج۔ اور مولانا سرفراز صاحب کی تحقیق سے بغاوت کرکے بقول مولانا سرفراز خان صفدر اور ان کے مصدقین نصوص کتاب و سنت کے منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج۔ اکاڑوی صاحب کی طرح ڈاکٹر صاحب بھی اتحادی اکابر کے اجماع سے اہل السنت والجماعت سے خارج ہیں۔

{عقیدہ اعادہ روح}

اعادہ روح:۔

۱۔ مفتی عبدالشکور ترمذی ثم ساہیوالی فرماتے ہیں:۔

بعد از وفات ہر میت کے لئے بوقت سوال نکیرین ارواح کا اعادہ الی الابدان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ (ہدایۃ الحیران ص:۳۵۴)

۲۔ اس مرنے والے مومن کی روح اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے سامنے آتے ہیں۔ (ہدایۃ الحیران ص:۳۵۵)

۳۔ جب حسب تصریحات سابقہ جمہور امت کے نزدیک بعد از وفات بوقت سوال اعادہ روح احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو پھر انبیاء کرام کے اجساد مبارکہ میں اعادہ ارواح کا عام قاعدہ کے برخلاف کس دلیل سے انکار کیا جاتا ہے۔

(ہدایۃ الحیران ص:۳۶۹)

۴۔ اعادہ روح اور حیات جسمانی کا دوام و استمرار اس گزارش کے پیش نظر ان احادیث سے قدر مشترک کے طور پر آنحضرت ﷺ کے روضہ طیبہ میں دائمی طور پر اعادہ

روح اور جسمانی حیات کے دوام واستمرار کا ثبوت ہو جاتا ہے۔

(ہدیۃ الحیران ص:۳۶۵)

☆ انبیاء وغیر انبیاء سب کے لئے بعد از وفات اعادہ ارواح الی الاجساد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ (ہدیۃ الحیران ص:۳۶۸)

☆ اس تسلیم شدہ حقیقت کے پیش نظر جس کا اوپر ذکر ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ شہداء کے اجساد میں ان کی ارواح موجود ہوتی ہے اور روح کے موجود ہونے ہی سے ان کا جسم زندہ اور ان کو جسمانی حیات حاصل ہے۔

(حیات انبیاء کرامؑ، مصنفہ عبدالشکور ترمذی صاحب ص:۱۲۱)

☆ اوپر احادیث متواترہ سے ثابت ہو چکا کہ قبر میں جسد کی طرف روح لوٹائی جاتا ہے جیسے کہ ابوداؤد کی حدیث کے الفاظ "تعاد روحه فی جسده" سے ثابت ہو چکا ہے۔ (حیات انبیاء کرامؑ ص:۱۲۷)

☆ ظاہر ہے کہ عذاب قبر ایسی چیز کو ہو سکتا ہے جو قبر میں ہے اس لئے روح قبر میں ہونی ضروری ہے یہی تو حیات ہے ورنہ جسم خالی تو جمادات میں سے ہے، عناصر جامدہ کا مجموعہ ہے اس کو عذاب کا کیا معنی...؟ (حیات انبیاء کرامؑ ص:۲۲۵)

☆ قبر میں اعادہ روح کی احادیث کا متواتر ہونا اوپر ثابت ہو چکا ہے، حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اعادة الروح الی العبد حق پر نص فرما دی اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ، ثم ترد فی الاجساد فی القبور، روح کے اعادہ فی القبر کی تصریح فرما رہے ہیں۔ (لعنة الله علی الکذبین) (حیات انبیاء کرام ص:۱۱۱)

نوٹ:۔

فقہ اکبر امام صاحب کی کتاب نہیں (امداد الاحکام) اور کتاب الصلوٰۃ امام احمد پر بہتان ہے۔ (میر)

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دیوبندی "تسکین الصدور ص:۱۰۷" پر باب دوم "اعادہ روح" کی سرخی جما کر

فرماتے ہیں:۔

"اہل السنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ میت جب قبر میں دفن کر دی جاتی ہے تو اس کی روح اس کے جسم کی طرف لوٹا دی جاتی ہے الخ۔"

☆ دلائل صحیحہ سے ثابت ہے کہ موت کے وقت روح جسم سے نکالی جاتی ہے اور اس کے مستقر پر علیین اور سجین میں پہنچا دی جاتی ہے مگر یہ بھی صحیح براہین سے ثابت ہے کہ قبر میں میت کی طرف اس کی روح لوٹائی جاتی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اعادہ روح کے کچھ دلائل باحوالہ عرض کر دیں تاکہ ماننے والوں کے ایمان و ایقان میں اضافہ ہو، اور نہ ماننے والوں کے لئے شاید کہ رشد و ہدایت کا نمونہ ثابت ہوں، یا کم از کم اتمام حجت ہی ہو جائے۔ (تسکین الصدور ص:۱۰۶)

☆ شیخ الحدیث صاحب فرماتے ہیں:۔

قبر و برزخ میں مومنین اور کفار سب کی طرف ارواح لوٹائے جاتے ہیں۔

(تسکین الصدور ص:۲۳۱)

☆ یہ تحقیق اس مسلک پر مبنی ہے کہ قبر میں نکیرین کے سوال کے وقت مردوں کو زندہ کیا جاتا ہے پھر ان کو وفات دی جاتی ہے، مگر جمہور اس کے خلاف ہیں (یعنی جمہور کے نزدیک مردے قبر میں زندہ رہتے ہیں پھر دوبارہ موت نہیں دی جاتی، از ناقل)

(تسکین الصدور ص:۲۳۲)

☆ اتحادی غالیوں کے امام الزاہدین صاحب اپنی "رحمت کائنات" نامی کتاب (جو کہ جھوٹی حکایات، من گھڑت روایات، خوابوں اور کہاوتوں کا جواب انسائیکلو پیڈیا ہے) میں فرماتے ہیں:۔

"روح کا بدن کی طرف قبر میں لوٹایا جانا سب مردوں کے لئے صحیح احادیث سے ثابت ہے۔" (رحمت کائنات ص:۱۳۰)

☆ یہی اتحادی امام الزاہدین صاحب (بن غلام جیلانی مرید اعلیٰ حضرت بریلوی کمانی فتاویٰ رضویہ) فرماتے ہیں:۔

ایک آدمی کے دفن کے بعد جب کفن چوروں نے اس کی قبر کھودی تو وہ زندہ ہو کر بھاگ گیا پھر کافی زمانہ زندہ رہا اس کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا بھی دیا اس کا نام ماسافر تھا

(رحمت کائنات ص:۷۲)

اذا ثبت الشیء ثبت بلوازمه ازناقل (اسی مسلک نامی شخص کی اولاد آج بھی شمس آباد، اٹک اور بیت آباد کے بعض علاقوں میں پائی جاتی ہے جو کہ اللہ تزکیہ نفوس وغیرہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

(اللّٰھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم)

پیرزاہد الحسینی صاحب فرماتے ہیں:۔

مندرجہ بالا احادیث میں یہ بات ظاہر ہے کہ فرشتے میت کو بٹھاتے ہیں اس کے جسم میں روح لوٹا دیا جاتا ہے وہ اپنی آنکھیں ملتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ تو فرماتے ہیں کہ جسم میں روح لوٹا دیا جاتا ہے اور جسمانی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ یہی مسلک حق اہلسنت و جماعت کا ہے۔۔۔ ثم یعاد فیه الروح پھر اس میں روح لوٹا دیا جاتا ہے۔ اس روایت میں ہے کہ روح اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے فی کا حرف وہاں آتا ہے جہاں بعد والی چیز پہلے کے لیے ظرف (برتن) ہو مطلب یہ کہ اس طرح بدن میں ڈالا جاتا ہے جس طرح برتن میں چیز ڈالی جاتی ہے۔

(رحمت کائنات ص:۱۲۹)

☆ اتحادی امام الزاہدین صاحب،

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد علی لاہوری کی طرف ایک جعلی خط منسوب کرتے ہوئے اپنی زٹلیات کی تصدیق قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے رحمت کائنات میں رحمۃ للعالمین ﷺ کے مزار مقدس سے حضور ﷺ کے جسد عنصری میں بعینہ دنیاوی زندگی کی طرح روح کا موجود ہونا بتایا ہے۔ (جس پر کوئی بھی شرعی دلیل قیامت تک کسی مائی کو نہیں مل سکے گی۔ ازناقل)

(رحمت کائنات ص:۲۹)

نور محمد ترنذی فرماتے ہیں:۔

کتاب وسنت کے روشن دلائل کے مطابق تمام علماء اہلسنت والجماعت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ عالم قبر و برزخ میں بوقت سوال روح کا جسد کی طرف اعادہ ہوتا ہے۔

(قبر کی زندگی ص:۱۳۴)

یہی حضرت فرماتے ہیں:۔

اہلسنت کا اجماع ہے کہ قبروں میں میت کو حیات ملتی ہے۔ امام الحرمین نے لکھا ہے کہ سب سلف امت کا اس پر اتفاق ہے کہ عذاب قبر ثابت ہے، مردوں کو قبروں میں زندہ کیا جاتا ہے، اور ارواح اجساد میں لوٹائی جاتی ہیں۔

(قبر کی زندگی ص:۱۳۵)

ترنذی صاحب فرماتے ہیں:۔

یہ حدیث اعادہ روح پر قطعی الدلالت ہے۔

(قبر کی زندگی ص:۱۵۹) دیوبندی

اللہ یار خان چکڑالوی لکھتے ہیں:۔

عود روح کے متعلق احادیث متواتر وصاف اور صریح موجود ہیں اور اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔ عود روح کا منکر حدیث کا بھی منکر ہے اور اجماع کا بھی منکر ہے۔ اہل السنت والجماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

(حیات برزخیہ ص:۶۱)

نیز یہی چکڑالوی موصوف لکھتے ہیں:۔

براء بن عازب کی یہ حدیث عود روح پر صریح دال ہے اس صراحت کے بعد تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔ اگر اب بھی کوئی جسارت کرے تو وہ تاویل نہیں بلکہ تلعب بالحدیث ہوگا۔ (حیات برزخیہ ص:۶۰)

چکڑالوی صاحب لکھتے ہیں:۔

روح کو جسد میں لوٹا دیا جاتا ہے۔

(حیات برزخیہ ص:۶۰)

عود روح پر نص صریح اور صحیح دال ہے۔

(حیات برزخیہ ص:۶۱)

صحیح احادیث صاف اعلان کر رہی ہیں کہ سوال کے وقت روح جسم کی طرف لوٹائی جاتی ہے۔ (حیات برزخیہ ص:۶۱)

احادیث صاف صراحت کرتی ہیں کہ سوال کے وقت روح کو بدن میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ (حیات برزخیہ ص:۶۱)

قبر میں روح کا جسم میں لوٹایا جانا صحیح حدیث سے ثابت ہے جو تمام مردوں کے لئے ہے۔ (حیات برزخیہ ص:۶۱)

اسی طرح حیات برزخیہ کا ص: ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، وغیرہ پر عبارات موجود ہیں۔

خلاصہ۔

عبارات بالا سے مندرجہ ذیل امور واضح ہیں:۔

(۱) اتحادی اکابر ترمذی، ترمذی، حسینی، پنجپیری صاحبان وغیرہ کے نزدیک سب مردوں کے دفن کے بعد ارواح کو ان کے ابدان میں لوٹا دیا جاتا ہے اور ان کا یہ نظریہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے، نیز اس پر اجماع امت اور صریحہ موجود ہیں۔

(۲) میت کے لئے اعادہ روح مستمرہ علی الدوام ثابت ہے۔

(۳) میت کے بدن میں روح کو اس طرح لوٹایا جاتا ہے جیسے برتن کے اندر پانی

{سید نورالحسن شاہ صاحب کا فیصلہ کن بیان}

☆ قرآن وحدیث اور اجماع امت سے یہ بات ثابت و محقق و مسلم ہے کہ موت

کے بعد بدن کے اندر روح قیامت کے دن لوٹائی جائے گی، اس سے پہلے نہیں۔

(حیات الاموات ص:۳۷)

☆ حضرات انبیاء کرام پر موت کا اطلاق فرمایا گیا ہے۔ اور مرنے کے بعد قیامت تک یہ میت ہی میت ہیں۔ پھر قیامت کے دن زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے۔ تو حضرات انبیاء کرام کو جن کی شان حضرات شہداء سے بدرجہا اعلیٰ، ارفع، افضل ہے قیامت تک میت قرار دیا گیا ہے۔ اور حضرات شہداء جن کی شان اور جن کا درجہ و مقام حضرات انبیاء کرام سے تیسرے نمبر پر ہے۔ احیاء (زندہ) فرمایا گیا ہے، انہیں اموات کہنے اور سمجھنے تک کی نہی و ممانعت کر دی گئی ہے۔ تو ان آیات اور احادیث میں بھی درحقیقت کوئی تعارض و تضاد نہیں۔ حضرات شہداء کے لئے جس حیات کا اثبات کیا گیا ہے، وہ وہی جنتی روحانی حیات ہے، دنیوی جسمانی حیات سے مغایر، شہادت سے پہلے والی حیات نہیں۔ اس حیات پر موت کا اطلاق ہو سکتا ہے اور حضرات انبیاء کے لئے جو موت ثابت ہے وہ دنیوی جسمانی موت ہے، اس پر حیات کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مگر دنیوی حیات سے مغایر غیر کامل اور غیر مطلق حیات۔

(حیات الاموات ص:۸۶)

☆ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ صحیحہ متواترہ سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ شہید فی سبیل اللہ کا روح فوراً جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ رہا جسم، تو شہید کا جسم روح اور جان کے بغیر رہ جاتا ہے۔ (حیات الاموات ص:۸۶)

☆ متعدد احادیث صحیحہ میں حضرات شہداء اس جسمانی دنیوی حیات کی تمنا کرتے ہیں کہ روح جسد عنصری میں واپس کی جائے، مگر یہ منظور نہیں کی جاتی۔

(حیات الاموات ص:۸۴)

☆ کس قدر صراحت موجود ہے کہ آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیں، یہ ان کی تمنا ہے جو پوری نہ ہوئی۔ واضح ہو گیا کہ حضرات شہداء کی روحیں نہ تو جنت میں سے واپس دنیا میں آئیں، نہ عنصری جسموں میں داخل ہوئیں۔

(حیات الاموات ص:۸۳)

☆ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم صحیح احادیث اور اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ آسمانوں میں فرشتے اور ارواح حضرات انبیاءؑ اور حضرت عیسیٰؑ جسد عنصری کے ساتھ بلکہ تمام دیگر مومنوں کی روحیں آسمانوں پر موجود ہیں۔ ایک صحیح روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ کی وہ اولاد جو اہل نار ہے، پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ کے بائیں جانب موجود ہے۔ (احسن الکلام ص:۱۹) اسی طرح خزائن السنن میں بھی موجود ہیں۔

☆ مولانا عبدالقیوم حقانی مرید خاص ابن غلام جیلانی فرماتے ہیں:۔

حالانکہ یہ قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ آسمانوں میں فرشتے اور ارواح انبیاء وغیرہم بھی موجود ہیں۔ (توضیح السنن جلد اول، ص ۵۸۲)

سید نور الحسن شاہ صاحب، مولانا سرفراز خان صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب خلیفہ پیر حسینی کا دعویٰ ہے کہ قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے یہ بات ثابت، محقق و مسلم ہے کہ ارواح انبیاء کرامؑ، شہداء اور عام مومنین آسمانوں میں ہیں اجساد میں قطعاً نہیں، اور قیامت سے پہلے ارواح کو بدن میں ہرگز نہیں لوٹایا جائے گا۔

عبرت:۔

ترمذی، ترمذی، حسینی صاحبان کے نزدیک ارواح کا ابدان کے اندر ہونا قرآن اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اللہ یار خان چکڑالوی کا دعویٰ یہ ہے کہ جو شخص اعادہ روح کا منکر ہے وہ اہل السنت سے خارج ہے۔ جبکہ سید نور الحسن شاہ صاحب، مولانا سرفراز خان صاحب اور حسینی صاحب کے خلیفہ عبدالقیوم صاحب کا فرمان یہ ہے کہ قرآن، احادیث متواترہ اور اجماع سے روحوں کا بدن میں نہ ہونا اور قیامت تک واپس نہ آنا ثابت ہے۔

اب اگر ترمذی، ترمذی، حسینی و چکڑالوی صاحبان کا دعویٰ صحیح ہے، تو مولانا

سرفراز خان صاحب، مولانا نور حسن شاہ صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب، قرآن، احادیث متواترہ کے منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔ اور اگر مولانا سرفراز خان صاحب کا فرمان عالی شان درست ہے، تو ترمذی، حسینی، چکڑالوی صاحبان قرآن اور احادیث متواترہ اور اجماع امت کے منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اللہ اللہ،،،، تے خیر سلا

☆ سید نور الحسن شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

علماء اعلام نے بدن مثالی کا قول بعض مواقع پر ضرور کیا ہے، مگر وہاں جہاں جسد عنصری کا موجود ہونا محال تھا۔ مثلاً معراج کے موقع پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں اور آسمانوں پر حضرات انبیاء کرامؑ سے ملاقات فرمائی، اور مسجد اقصیٰ میں انہیں نماز بھی پڑھائی۔ چونکہ ان کے جسد عنصری قبروں میں مدفون تھے، اس لیے جمہور علماء امت یہی فرماتے ہیں کہ بیت المقدس یا آسمانوں میں حضرات انبیاء کرامؑ کے مثالی ابدان مبارک تھے۔

☆ حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں:۔

حدیث کی دلالت اس پر ظاہر ہے کہ موسیٰؑ اور یونسؑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آئے یہ تمثل روحی تھا، کیونکہ جسد تو ان حضرات کا قبور میں تھا۔

(التکشف ص:۳۵۰۔۔ حیات الاموات ص:۶۶)

☆ نور الحسن شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

بیت المقدس میں شب معراج کو انبیاء کرامؑ اپنے عنصری اور حقیقی ابدان مبارکہ کے ساتھ تشریف نہیں لائے تھے۔ کیونکہ وہ تو قبروں میں مدفون اور محفوظ ہیں۔ بیت المقدس میں صرف ان کی روحیں متشکل ہو کر شریک نماز ہوئی تھیں۔

(حیات الاموات ص:۶۷)

﴿نوری راگنی﴾

☆ مولوی نور محمد ترنذی فرماتے ہیں:۔

آپ ﷺ کی یہ ملاقات انبیاء کرامؑ سے ہوئی، مثلاً آدمؑ اور نوحؑ وغیرہ۔ اور آدمؑ اور نوحؑ کا اطلاق روح اور جسم دونوں پر ہوتا ہے، لہٰذا یہ سب انبیاء کرام روح اور جسد دونوں کے ساتھ بیت المقدس میں تشریف لائے تھے۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ کا یہ سفر معراج جسد عنصری کے ساتھ تھا، اور حضرت عیسیٰؑ پر ابھی موت واقع نہیں ہوئی، لہٰذا وہ بھی اسی جسد عنصری کے ساتھ تشریف لائے تھے، لہٰذا بقیہ تمام انبیاء کرامؑ بھی ان دونوں کی طرح جسد عنصری کے ساتھ تشریف لائے تھے۔

(قبر کی زندگی ص:۹۶)

☆ ترنذی صاحب فرماتے ہیں:۔

قرآن مجید میں تو جسم مثالی کا نام و نشان بھی نہیں، اسی طرح کسی صحیح حدیث میں بھی جسد مثالی کا کوئی ثبوت نہیں، لہٰذا جسد مثالی کا یہ نظریہ بے اصل اور بے بنیاد ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔ (قبر کی زندگی ص:۲۱۸)

☆ ترنذی صاحب فرماتے ہیں:۔

اسی طرح اسراء کی رات جن پیغمبروں نے حضور اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی وہ نماز انہی اجساد عنصریہ کے ہمراہ تھی۔ جب کہ یہی اجساد اپنی اپنی قبروں میں بھی موجود رہے، اور ادھر روح کے ہمراہ آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز بھی ادا کی۔ تو بعض علماء نے روح کے ہمراہ نماز پڑھنے والے جسد عنصری کا نام جسم مثالی رکھ دیا، حالانکہ یہ وہ قبر والا جسم عنصری ہی ہے، صرف اس کا نام دوسرا تجویز کر لیا گیا ہے، ذات ہر گز تبدیل نہیں ہوئی۔ بندہ عاجز نے یہ دعویٰ کیا کہ بعض علماء جس جسد مثالی کے قائل ہیں وہ درحقیقت کوئی اور چیز نہیں بلکہ یہی قبر والا جسد عنصری ہے۔

(قبر کی زندگی ص:۲۱۶)

{ترنذی صاحب کا چیلنج قبول ہے}

☆ شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ نے بعض اکابر کے ارشادات ذکر فرمائے تھے، جن کا مضمون یہ تھا کہ ارواح انبیاء کرامؑ اجسام مثالیہ کی صورت میں جنت میں داخل کر دی جاتی ہیں، اس پر مولوی نور محمد ترنذی صاحب برستے ہوئے لکھتے ہیں:۔

لیکن اس نورانی کا فوری اجسام والے نظریہ کا تو سرے سے وجود ہی نہیں ہے، اگر آپ میں ہمت ہے تو سدی صغیر سے بھی کسی بڑے کذاب اور دجال کی روایت سے یہ نظریہ ثابت کر دو، ہمارے علماء آپ کی روایت کے راویوں پر جرح بھی نہیں کریں گے۔ (قبر کی زندگی ص:۲۲۴)

ترنذی صاحب غصہ تھوک دیجئے۔ ہم آپ کی منہ مانگی مراد ابھی پوری کیے دیتے ہیں، سدی صغیر سے بڑے درجے کی شخصیت آپ کے امام الزاہدین حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب فرماتے ہیں:۔

وجود مثالی شرعاً معتبر ہے، دین میں اس کا اعتبار ہے اور اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں ہے۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیں، رحمت کائنات ص:۳۰۳ سے ۳۱۹ تک)

نیز آپ کے پیر و مرشد حسینی صاحب فرماتے ہیں:۔ جو آدمی وجود مثالی کا انکار کرتا ہے وہ اہلسنت والجماعت میں سے ہر گز نہیں، بلکہ اس کو اعتزال کی بو ہے۔ اس وجود مثالی کے انکار سے ہزار سے زیادہ نصوص کی تاویل کرنی پڑتی ہے۔

لیجئے۔ ترنذی صاحب!!

اب تو آپ کی منہ مانگی مراد پوری ہو گئی ہے، آپ تو ایک روایت کی بات کر رہے تھے اور وہ بھی سدی صغیر سے بڑے کذاب اور دجال سے۔ جبکہ آپ کے پیر و مرشد ایک ہزار سے زیادہ نصوص سے وجود مثالی کے ثابت کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں

اور کذب ودجل میں بھی ایک ہزار سدی بھی مل جائے تو آپ کے پیرو مرشد کی خاک پا کو بھی نہیں پہنچ سکتا، جیسا کہ اس کتاب کے ابتدائیہ سے روشن ہو چکا ہے۔

{فریق مخالف کا عقیدہ سماع}

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب فرماتے ہیں:۔

ادراک وشعور، فہم وسماع میں مردے اور زندے برابر ہیں، اصل گر کی بات ہی یہی ہے جیسا کہ اس پر بے شمار حوالے عرض کر دیے گئے۔

(سماع الموتی ص:۲۲۱)

☆ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب

علامہ نواب صدیق حسن خان کے حوالے سے تائیداً فرماتے ہیں:۔

تمام مردے مومن ہوں یا کافر حصول علم، شعور، ادراک، سماع، عرض اعمال اور زیارت کرنے والے کے سلام کے جواب لوٹانے میں برابر اور یکساں ہیں ان امور کی تخصیص محض حضرات انبیاء کرامؑ اور صلحاءؒ کے ساتھ ہی نہیں ہے۔

(سماع الموتی ص:۲۲۱)

☆ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب لکھتے ہیں:۔

مشہور اور مستفیض احادیث سے یہ ثابت ہے کہ مردہ اپنے اہل وعیال اور دوستوں کے احوال کو جانتا ہے جو ان کو دنیا میں پیش آتے ہیں اور یہ حالات اس پر پیش کیے جاتے ہیں اور احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ وہ دیکھتا بھی ہے اور جو کچھ اس کے پاس کیا جاتا ہے اس کو جانتا بھی ہے اگر وہ کاروائی اچھی ہو تو اس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اگر وہ بری ہو تو اس سے اس کو رنج پہنچتا ہے۔ (سماع الموتی ص:۲۸)

☆ بتحقیق تواتر سے حدیثیں آئی ہیں کہ مردہ اپنے اہل وعیال اور دوستوں کے احوال کو جانتا ہے کیونکہ ان کے اعمال اس پر پیش کیے جاتے ہیں اور جو کاروائی اس کے پاس کی جاتی ہے مردہ اس کو دیکھتا اور جانتا ہے اچھی کاروائی سے اس کو خوشی اور بری

کاروائی سے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ (سماع الموتی ص:۲۹)

☆ میت کا اپنے زیارت کنندہ کو پہچاننا صرف آنحضرت ﷺ ہی سے مختص نہیں ہے بلکہ ہر میت اپنے زائر کو پہچانتی ہے۔ (سماع الموتی ص:۳۰)

☆ جب کوئی زندہ شخص قبر کے پاس آکر سلام وکلام کرتا ہے تو مردے اس کو آواز اور لب ولہجہ سے پہچان لیتے ہیں۔ (سماع الموتی ص:۳۱)

☆ آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والا ادب، خشوع اور تواضع کو لازم پکڑے اور ہیبت کے مقام پر اپنی نگاہ نیچی رکھے جیسا کہ آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی زندگی میں کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ زندہ ہیں اور اس بات کو ذہن میں حاضر رکھے کہ آپ ﷺ آنے والے کے اپنے سامنے کھڑا ہونے اور اس کے سلام کو سنتے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ کی زندگی کی حالت میں تھا۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کی موت وحیات میں اپنی امت کے مشاہدہ اور ان کے احوال ونیات وعزائم اور خیالات کو پہچاننے میں کوئی فرق نہیں اور یہ بات آپ ﷺ کے ہاں بالکل روشن (اور) ظاہر ہے اس میں کوئی خفاء نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اس پر اطلاع دیتا ہے۔

(سماع الموتی ص:۳۶)

فائدہ:۔

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب فرماتے ہیں:۔

کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کہیں بھی رد نہ کرنا بلکہ اس سے استدلال واحتجاج کرنا حقیقتاً اس کی تصحیح ہے، تصحیح اور کس چیز کا نام ہے؟

(سماع الموتی ص:۳۶۳)

☆ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب لکھتے ہیں:۔

حافظ ابن تیمیہ سماع موتی کے مسئلے کو ضروریات دین کے مسائل میں شمار کرتے ہیں۔ (سماع الموتی ص:۲۴۲)

☆ بالجملہ اموات کے شعور وادراک کا انکار اگر کفر نہیں تو اس کے الحاد ہونے میں توشبہ ہی نہیں ہے۔ (سماع الموتی ص:۲۲۰)

☆ حضرت گنگوہیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، حضرت امام ابوحنیفہؒ سماع موتی کا انکار کرتے ہیں۔ (اصل عبارت گزر چکی ہے)

تنبیہ:

ذرا غور سے ملاحظہ فرمانا کہ کفر والحاد کے فتوے کی زد میں کون کون حضرات آ رہے ہیں۔۔۔؟

☆ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب فیصل آبادی فرماتے ہیں:۔

جو حضرات ثبوت سماع کے قائل ہیں وہ موتی میں سے صرف اولیاء کرامؒ کے سماع کے قائل نہیں بلکہ فاسقوں اور کفار تک کے سماع کے قائل ہیں، ان کا مسلک یہ ہے کہ نیک وبد ثبوت سماع میں سب برابر ہیں۔ (اشرف التوضیح ص:۲۷۰، ج:۱)

☆ نور محمد ترنذی صاحب لکھتے ہیں:۔

آئمہ اربعہ کے پیروکار سارے کے سارے عام موتی کے سماع کے قائل ہیں۔ (قبر کی زندگی ص:۳۶۲)

نیز لکھتے ہیں:۔

جو لوگ امام ابوحنیفہؒ کی طرف عدم سماع کی نسبت کرتے ہیں، وہ صحیح نہیں ہے۔ (قبر کی زندگی ص:۳۶۱)

☆ پیر زاہد الحسینی صاحب لکھتے ہیں:۔

اہل قبور سلام سنتے ہیں، پہچانتے ہیں، اور جواب دیتے ہیں، اور اس عقیدہ پر تمام علماء سلف کا اجماع ہے۔ (رحمت کائنات ص:۸۹)

☆ اللہ یار خان چکڑالویؒ لکھتے ہیں:۔

جمہور صحابہؓ، تابعینؒ وبعد والے جن کے زمانہ کی خیریت کی شہادت خود رسول

کریم ﷺ نے دی، سب سماع موتی کے قائل تھے، اتباع صحابہؓ میں نجات ہے۔ ما أنا علیہ و اصحابی سے دور ہونے والا قطعی جہنمی ہے۔ (سیف اویسیہ ص:۱۰۷)

☆ اہل قبور کے ادراک، فہم اور شعور سے انکار کرنے والا اگر کافر نہیں تو ملحد تو یقینا ہے۔ (سیف اویسیہ ص:۱۳۸)

☆ سماع موتی، حدیث متواتر اور اجماع امت سے ثابت ہے اور نص کے مقابلہ میں قیاس مردود ہے اور پھر یہ قیاس شخصی ہے، قیاس شرعی بھی نہیں۔ نص کے مقابلے میں قیاس پیش کر کے ابلیس رجیم بن گیا۔ (سیف اویسیہ ص:۱۳۶)

☆ اللہ یار خان چکڑالوی لکھتے ہیں:۔

سماع موتی کی احادیث متواتر ہیں۔ (حیات برزخیہ ص:۲۲۶)

☆ تواتر کا انکار کفر ہے یا فسق یا بدعت ہے۔ (حیات برزخیہ ص:۱۶۵)

☆ ایک طرف متواتر احادیث اور اجماع صحابہؓ ہے اور دوسری طرف صرف عائشہؓ۔۔۔ (حیات برزخیہ ص:۲۲۵)

نوٹ:۔ غور فرمایئے! چکڑالوی صاحب ایک طرف تواتر کے انکار کو کفر کہتے ہیں اور پھر حضرت صدیقہ کائناتؓ کو تواتر کا منکر بتلاتے ہیں، تو چکڑالوی صاحب کا یہ فتویٰ کہاں تک پہنچے گا؟

☆ اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ میت سنتا ہے خواہ کسی بھی حالت میں ہو۔ (حیات برزخیہ ص:۱۶۴)

☆ پہلے دلائل قطعیہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ مٹی، زمین، آگ، پتھر، پانی، ہوا، آسمان وزمین، شجر وحجر تمام چیزیں سنتی ہیں۔ بدن میت جب مٹی ہو جاتا ہے تو اس مٹی کو سننے میں کونسی چیز مانع ہوتی ہے؟ (حیات برزخیہ ص:۲۷۶)

☆ معلوم ہوا کہ معتزلہ کا فرقہ پتھروں کے سننے اور کلام کرنے کا منکر ہے مگر اہل السنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ جمادات سنتے ہیں۔ (حیات برزخیہ ص:۱۵۳)

☆ بعد موت، انسانی جسم ریزہ ریزہ ہو کر کوئی تو صورت اختیار کرے گا اور اس صورت

پر لازماً شی کا اطلاق ہوگا اور ہر شئی جب سنتی ہے تو انسان کے سننے میں کیا مانع ہے؟ ہمارا اصل استدلال تو آیات قرآنی سے ہے، جو ہر شئی کے سماع پر قطعی الدلالت ہیں، ان کا انکار کتاب اللہ کا انکار ہے۔ (حیات برزخیہ ص:۱۴۹)

{اہم تنبیہ}

''پھر مسئلہ حیات موتی کا ہے نہ کہ حیات النبی ﷺ کا''...... عام طور پر اس مسئلہ پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کا عنوان حیات النبی ﷺ یا حیات الانبیاء مثلاً علامہ خالد محمود صاحب کی مدارک الاذکیاء...... اس عنوان سے عام طور پر بحث کا رخ حضرات انبیاء کرام خصوصاً نبی کریم ﷺ کی طرف پھر گیا۔ غلط طور سے حیات النبی ﷺ کی بحث چھڑ گئی ہے اور حضور کریم ﷺ کی ذات پاک معرض بحث میں آگئی ہے۔ حالانکہ بحث اصلاً نبی کریم ﷺ کی ذات پاک کی نہیں، بلکہ حضرات انبیاء کرامؑ اور شہداء و اولیاءؒ حتیٰ کہ عام مسلمانوں کی حیات کی بھی نہیں۔ دراصل بحث تو ہے عام موتی کی حیات کے متعلق۔ جن میں کفار، مشرکین اور منافقین تک شامل ہیں ...... علیٰ ہذا، اگر موتی زائر کا سلام سنتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ کے سماع سلام و جواب میں بحث و کلام کیوں فضول و نامعقول نہ ہوگا؟'' (حیات الاموات ص:۸)

طالب دعاء

(ابو یزید سیمائی)

(علامہ) خضر حیات بھکروی (صاحب)

* * * * * *

* * * * * * * * * * * * *
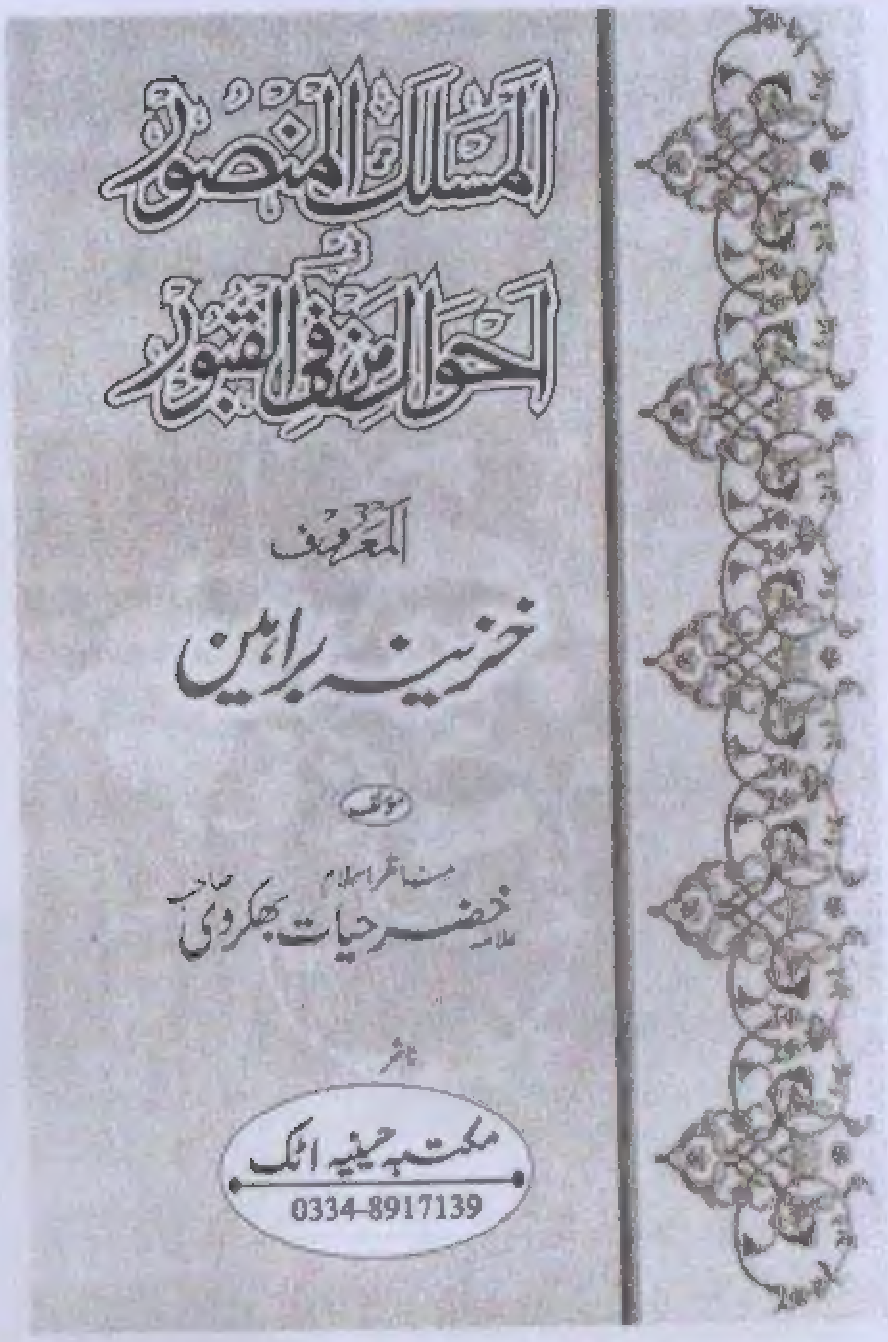
* * * * * * * * * * * * * * * * * * *